# تاثرات

مولانا غلام مرشد جو ایک عرصے سے بیمار تھے، ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم جید عالم اور نامور خطیب تھے۔ قرآن، حدیث، فقہ اور دیگر علوم متداولہ پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ۱۸۹۵ء میں ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں "انگہ" میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی، مزید حصولِ علم کے لیے دیوبند پہنچے اور شیخ الہند مولانا محمود حسن کے حلقۂ تلمذ میں شامل ہوئے۔ ان سے حدیث اور کتبِ درسیہ کی تکمیل کی۔ اس ذہین و فطین طالب علم سے حضرت استاذ کو خاص قلبی لگاؤ پیدا ہو گیا تھا اور وہ ان کا بہت خیال رکھتے تھے۔ معقولات کی تکمیل کے لیے اجمیر کا قصد کیا اور وہاں کے فاضل اساتذہ سے مطولات اور اونچے درجے کی کتابیں پڑھیں۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد لاہور تشریف لائے اور یہاں کے مدر [illegible] انیہ میں فرائض تدریس انجام دینا شروع کیے۔ کافی عرصے تک اس مدرسے میں طلبائے علم کو مستفید فرماتے رہے۔ اس اثنا میں ان کی شہرتِ علمی تمام اصحابِ علم اور اربابِ فکر کے حلقوں تک پہنچ چکی تھی، جس سے متاثر ہو کر ۱۹۳۵ء میں انھیں لاہور کی بادشاہی مسجد میں منصبِ خطابت پر فائز کر دیا گیا۔ سالہا سال تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ اس اثنا میں سنہری مسجد (رنگ محل، لاہور) میں درسِ قرآن مجید کا سلسلہ بھی باقاعدگی سے جاری رہا۔ درسِ قرآن میں الفاظ کے لغوی معنی، اصطلاحی مفہوم، تفسیری نکات اور ربطِ آیات کی وضاحت کرتے اور متعلقہ آیت سے جو مختلف و متنوع مسائل مستنبط ہوتے، ان کی صراحت فرماتے۔ نیز مشکل مقامات کا ایسے علمی مگر آسان الفاظ میں حل پیش کرتے کہ سامعین کے فہم کی گرفت میں آسکے۔ اس اعتبار سے یہ درسِ قرآن بڑی جامعیت اور انفرادیت کا حامل ہوتا تھا۔

عرصے تک انجمن حمایتِ اسلام کی نائب صدارت کے عہدے پر بھی متمکن رہے۔

مولانا غلام مرشد مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور متعدد اوصاف کے حامل تھے۔ وسعتِ

(باقی بر صفحہ ۱۱)